[٢٤٤٣] ١٣٧-(١٠٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَعُيَيْنَةَ

[2443] محمد بن ابی عمر مکی نے کہا: سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں عمر بن سعید بن مسروق سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق) سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ سے اور انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ،

ابْنَ حِصْنٍ، وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ، مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ:

عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو اس سے کم دیے تو عباس بن مرداس نے (اشعار میں) کہا:

أَتَـجْ ... ـبَـيْـدِ
بَـ ... أَقْـرَعِ؟
فَـ ... حَـابِـسٌ
يَـفُـ ... مَـجْـمَـعِ
وَمَـ ... ـهُـمَـا
وَمَـ ... يُـرْفَـعِ

کیا آپ میری اور میرے گھوڑے عُبَید کی غنیمت عیینہ (بن حصن بن حذیفہ بن بدر سید بنی غطفان) اور اقرع (بن حابس رئیس تمیم) کے درمیان قرار دیتے ہیں، حالانکہ (عیینہ کے پردادا) بدر اور (اقرع کے والد) حابس کسی (بڑوں کے) مجمع میں (میرے والد) سے فوقیت نہیں رکھتے تھے اور میں ان دونوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں اور آج جس کو پست قرار دے دیا جائے گا اس کو بلند نہیں کیا جا سکے گا۔
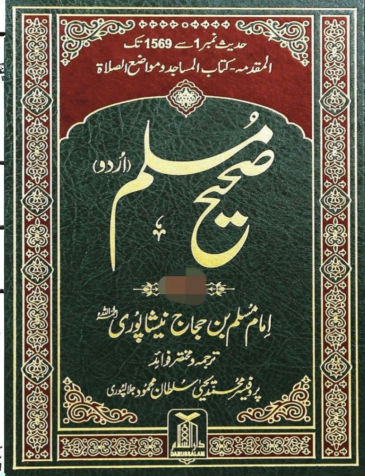
احادیث میں تحریف کرنا اور انکا باطل مفہوم پیش کرنا مرزا جہلمی رافضی کا پہلے دن سے وطیرہ رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے تالیف قلب کے لیے سیدنا ابو سفیانؓ کو سو انٹ دیئے تھے اور یہ اللہ کا قرآن میں حکم تھا سورہ توبہ آیت 60 میں کہ تالیف قلب کے لیے مال دو مقصد انکا مزید دل جیتنا ہے یعنی ایک اچھی اور مثبت سوچ کے تحت یہ کام تھا، مگر مرزا جہلمی ایسا منافق انسان ہے اس نے اپنی وڈیو میں صرف ابو سفیانؓ اور بنو امیہ کا نام لے کر کہا کہ یہ دنیا کے لالچی لوگ تھے اس لیے ابو سفیانؓ کو سو انٹ دیئے یعنی رسول اللہ ﷺ اور قرآن سورہ توبہ آیت 60 میں ایک مثبت کام کو منفی رنگ دے کر ابو سفیانؓ اور بنو امیہ کے خلاف عوام کا ذہن خراب کرنے کی کوشش کی اور اصل مقصد و مفہوم حدیث کا چھپا لیا، بے شک یہ ایک منافق رافضی کا کام ہی ہو سکتا ہے جو قرآن و حدیث کا نام لے کر باطل مفہوم پیش کرتا ہے قادیانی بھی یہی کرتے ہیں قرآن و حدیث صیح بیان کریں گے مگر مفہوم باطل پیش کرتے ہیں وہی کام مرزا جہلمی منافق نے یہاں کیا ہے

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْمًا، وَمَنَعَ آخَرِينَ فَكَأَنَّهُمْ

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال دیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا، جن کو نہ دیا وہ ناراض ہوئے تو آپ نے فرمایا: ”میں جن لوگوں کو دیتا ہوں مجھے ان کی کج روی اور بے صبری کا اندیشہ ہوتا ہے اور دوسروں کو میں اس خیر اور استغنا کے سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے۔ ان میں سے عمرو بن تغلب ؓ بھی ہیں۔“ حضرت عمرو بن تغلب کا بیان ہے کہ میری نسبت رسول اللہ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا اگر مجھے اس کے بدلے سرخ اونٹ بھی مل جاتے تو اتنا خوش نہ ہوتا۔

ابو عاصم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عمرو بن تغلب ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی آئے تھے جنھیں آپ نے تقسیم فرمایا تھا۔

٣١٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ، لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ». [انظر: ٣١٤٧، ٣٥٢٨،

[3146] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں قریش کو ان کی تالیف قلب کے لیے دیتا ہوں کیونکہ ان کی جاہلیت کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بتا بھی دیا ہے کہ یہ مال میں تالیف قلب کے لیے دیتا ہوں، تو اب اس کو منفی رنگ دے کر باطل مفہوم عام عوام کے سامنے پیش کرنے والا شخص دجال و منافق نہیں تو اور کیا ہے؟

تالیف قلب کے لیے مال دیا جا سکتا ہے اسکا قرآن میں بھی ذکر ہے یعنی یہ ایک بہت اچھی
اور مثبت چیز ہے جسے مرزا جہلمی منافق انسان نے جان بوجھ کر منفی رنگ دیا، آج بھی کوئی
نیا مسلمان ہو لوگ اسے مال دیتے ہیں اور ہم یہ سب خوشی و اچھی نیت سے کرتے ہیں

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ
عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ
وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

حقیقت یہ ہے کہ صدقات تو دراصل فقراء
و مساکین کے لیے ہیں اور (اُن کے لیے ہیں) جو مامور ہیں
صدقات کے کام پر اور (اُن کے لیے) جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو۔
نیز گردنوں کے چھڑانے اور قرضداروں کی مدد کرنے اور
اللہ کی راہ میں اور مسافر نوازی میں (خرچ کرنے کے لیے ہیں)۔
یہ ضابطہ ہے، اللہ کی طرف سے اور اللہ
سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے ﴿۶۰﴾

جَرِيرُ بْنُ حَـ
عَمْرُو بْنُ تَـ
رَسُولُ اللهِ
عَتَبُوا عَلَيْهِ
ظَلَعَهُمْ وَجَـ
اللهُ فِي قُلُوبِ
ابْنُ تَغْلِبَ»
أَنَّ لِي بِكَلِمَـ

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال دیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا، جن کو نہ دیا وہ ناراض ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''میں جن لوگوں کو دیتا ہوں مجھے ان کی کج روی اور بے صبری کا اندیشہ ہوتا ہے اور دوسروں کو میں اس خیر اور استغنا کے سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے۔ ان میں سے عمرو بن تغلب ؓ بھی ہیں۔''
حضرت عمرو بن تغلب کا بیان ہے کہ میری نسبت رسول اللہ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا اگر مجھے اس کے بدلے سرخ اونٹ

اور یہ مال یا سو اونٹ تالیف قلب کے لیے صرف ابو سفیانؓ کو نہیں دیئے تھے بلکہ یہ صحیح بخاری کی حدیث آپکے سامنے ہے یہ قریش کے بعض اور لوگوں کو بھی دیئے تھے مگر مرزا جہلمی منافق انسان نے صرف ابو سفیانؓ کا ہی بتایا کیونکہ اسکا مشن ہی چند صحابہؓ متعلق عوام کا دماغ خراب کرنا ہے مگر جب تک ہم زندہ ہیں یہ موجودہ مرزا ثانی تو کیا لاکھوں مرزے بھی پیدا ہو جائیں ان شاء اللہ ہمارے ہاتھوں علمی طور پر کتے کی موت ہی مریں گے

٣١٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ

[3147] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ہوازن کے مال میں سے جتنا بھی بطور غنیمت دیا تو اس میں سے آپ نے قریش کے بعض لوگوں کو سو، سو اونٹ دیے۔ اس پر انصار کے چند لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے آپ قریش کو اتنا دے رہے ہیں اور ہمیں نظرانداز کر رہے، حالانکہ ہماری تلواروں سے ان (کافروں) کا خون ٹپک رہا

٤٣٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، [عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشَرَةُ آلَافٍ [وَ]مِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ

بَيْنَهُمَا، الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!»، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!»، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ»، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا؟ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ

[4337] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے
کہا کہ جب ...
کے علاوہ دیگر ...
آئے جبکہ نبی ...
تھے۔ وہ آپ ...
گئے۔ اس دن ...
خلط ملط نہیں ...
''اے گروہ انص...
ہیں۔ آپ فکر ...
بائیں جانب ...
نے کہا: اللہ کے ...
اس وقت سفید خچر پر سوار تھے آپ نیچے اتر کر فرمایا:
''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' بالآخر مشرکین
شکست کھا گئے۔ اس دن آپ نے بہت سا مال غنیمت پایا اور وہ مہاجرین اور طلقاء میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ انصار نے کہا: جب کوئی سخت مصیبت آتی ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمت کا مال ہمارے علاوہ دوسروں کو

یہاں بہت سارے مہاجرین کو بھی مال دینے کا ذکر ہے اور مہاجرین وہ ہیں جن کے بے شمار فضائل قرآن و کتب احادیث میں موجود ہیں

٤٣٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ

[4333] حضرت انس ﷺ سے ایک اور روایت ہے،

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقَى وَهَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشَرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ، فَأَدْبَرُوا، قَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!»، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ». فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا. فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيـ ... ﷺ؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ... وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَ ... شِعْبَ الْأَنْصَارِ». [ر

انھوں نے کہا کہ جس روز غزوۂ حنین تھا، ہوازن کے لوگ مسلمانوں کے مقابلے میں آئے جبکہ نبی ﷺ کے ہمراہ دس ہزار کی نفری اور طلقاء بھی تھے۔ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تو آپ نے آواز دی: ''اے انصار کی جماعت!'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں اور آپ کی مدد کو آگئے ہیں۔ پھر نبی ﷺ (اپنی سواری سے) اترے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' جب مشرکین شکست خوردہ ہوکر بھاگ گئے تو آپ نے طلقاء اور مہاجرین کو اموال دیے اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ انھوں نے جو کچھ کہنا تھا کہا۔ آپ ﷺ نے انھیں ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا: ''تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ وغیرہ لے جائیں اور تم اللہ کا رسول ﷺ لے کر جاؤ؟'' نبی ﷺ نے مزید فرمایا: ''اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کوئی پہاڑی راستہ اختیار کریں تو میں انصار کا پہاڑی راستہ اختیار کروں گا۔''

فائدہ: طلقاء ... لوگ ہیں جنھیں فتح مکہ کے موقع پر آپ نے نہ قتل کیا اور نہ انھیں قیدی ہی بنایا بلکہ ان پر احسا... یا: ''آج تم پر کوئی ملامت نہیں تم آزاد ہو۔'' ان حضرات پر سابقہ جرائم کے متعلق ...

یہاں بھی طلقاء و مہاجرین کو مال دینے کا ذکر موجود ہے، یعنی صرف ابو سفیان رضی اللہ عنہ نہیں بے شمار دنیا کو یہ مال دیا گیا تھا اس میں حکمت تھی اور یہ مثبت سوچ کے تحت ہی تھا آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے نئے مسلمان ہونے والوں کی دلجوئی کے لے ہم خود مال دے دیتے ہیں

لَبَّيْكَ، يَارَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» قَالُوا: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، فَنَزَلَ فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ، وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى، وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا! فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَسَكَتُوا، فَقَالَ: «يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ
بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَهُ إِلٰى
رَسُولَ اللهِ! رَضِينَا،
النَّاسُ وَادِيًا، وَسَ
لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَ

قَالَ هِشَامٌ فَقُلْ
ذَاكَ؟ قَالَ: وَأَيْنَ أَ

[٢٤٤٢] ١٣٦
مُعَاذٍ وَحَامِدُ بْنُ عُ
قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّ

رسول! خوش ہو جائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے جماعت انصار!'' انھوں نے کہا: لبیک، اے اللہ کے رسول! خوش ہو جائیے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ (اس وقت) سفید خچر پر سوار تھے، آپ نیچے اترے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' چنانچہ مشرک شکست کھا گئے اور رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے بہت سے اموال حاصل کیے تو آپ نے انھیں (فتح مکہ سے ذرا قبل) ہجرت کرنے والوں اور (فتح مکہ کے موقع پر) آزاد رکھے جانے والوں میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا، اس پر انصار نے کہا: جب سختی اور شدت کا موقع ہو تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمتیں دوسروں کو دی جاتی ہیں! یہ بات آپ تک پہنچ گئی، اس پر آپ نے انھیں ایک سائبان میں جمع کیا، پھر فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! وہ کیا
ت ہے جو مجھے تمھارے بارے میں پہنچی ہے؟'' وہ خاموش
ہے، آپ نے فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر
ضی نہ ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم محمد ﷺ کو
پنی جمعیت میں شامل کر کے اپنے ساتھ گھروں کو لے جاؤ۔''
ہ کہہ اٹھے: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم (اس پر)
ضی ہیں۔ کہا: تو آپ نے فرمایا: ''اگر لوگ ایک وادی میں
لیں اور انصار دوسری وادی میں، تو میں انصار کی وادی کو
ختیار کروں گا۔''

ہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ
تھے؟ انھوں نے کہا:
۔

بن مالک رضی اللہ عنہ سے
پھر ہم نے حنین میں
بہترین صف بندی

حدیث نمبر 1 سے 1569 تک
المقدمہ - کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ
صحیح مسلم (اردو)
امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ
ترجمہ و مختصر فوائد
پروفیسر محمد یحیی سلطان محمود جلالپوری
دار السلام
DARUSSALAM

لَبَّيْكَ، يَارَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» قَالُوا: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، فَنَزَلَ فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ، وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى، وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا! فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَسَكَتُوا، فَقَالَ: «يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَـ
بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَهُ إِلٰى
رَسُولَ اللهِ! رَضِينَا،
النَّاسُ وَادِيًا، وَسَـ
لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْـ

رسول! خوش ہو جائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے جماعت انصار!'' انھوں نے کہا: لبیک، اے اللہ کے رسول! خوش ہو جائیے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ (اس وقت) سفید خچر پر سوار تھے، آپ نیچے اترے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' چنانچہ مشرک شکست کھا گئے اور رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے بہت سے اموال حاصل کیے تو آپ نے انھیں (فتح مکہ سے ذرا قبل) ہجرت کرنے والوں اور (فتح مکہ کے موقع پر) آزاد رکھے جانے والوں میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا، اس پر انصار نے کہا: جب سختی اور شدت کا موقع ہو تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمتیں دوسروں کو دی جاتی ہیں! یہ بات آپ تک پہنچ گئی، اس پر آپ نے انھیں ایک
ا ئبان میں جمع کیا، پھر فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! وہ کیا
ت ہے جو مجھے تمھارے بارے میں پہنچی ہے؟'' وہ خاموش
ہے، آپ نے فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر
ضی نہ ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم محمد ﷺ کو
نی جمعیت میں شامل کر کے اپنے ساتھ گھروں کو لے جاؤ۔''
ہ کہہ اٹھے: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم (اس پر)
ضی ہیں۔ کہا: تو آپ نے فرمایا: ''اگر لوگ ایک وادی میں
لیں اور انصار دوسری وادی میں، تو میں انصار کی وادی کو
ختیار کروں گا۔''

یہاں بھی کئی اور لوگوں کو اسطرح تالیف قلب کے لیے مال دینے کا ذکر موجود ہے، یہ تمام آحادیث بخاری و مسلم کی ہی ہیں مگر مرزا جہلمی ان سب کو چھپا گیا اور صرف ابو سفیان رضی اللہ عنہ والی عوام کو سنا کر بیوقوف بناتا رہا